فقه تجارة المخدرات

افیون کا کاروبار شریعت کی نظر میں

مفتی غلام قادر نعمانی

مفتی واستاد جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نمبر شمار: ذیلی عنوانات

۱: باعث تحریر

۲: افیون کی حقیقت اور حل وحرمت کا حکم

۳: افیون کی حرمت حدیث نبویؐ سے

۴: افیون کی حرمت فقہاء کرام کی نظر میں

۵: افیون کی خرید وفروخت کا حکم

۶: افیون کی کاشت

۷: افیون میں زکوۃ کا حکم

۸: دیکھیے فقہاء کرام کے فرمودات

۹: مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے

۱۰: افیون کا دوائی میں استعمال

۱۱: افیون کے نقصانات

الحمد اللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقه محمد واله واصحا به اجمعین۔

ا۔باعث تحریر:

زیر بحث مضمون کا باعث تحریر یہ تھا۔کہ برادر محترم مولانا سراج محمد القاسمی صاحب مفتی ومدرس المرکز الاسلامی بنوں (پاکستان) نے افیون کی شرعی حیثیت کی وضاحت کا مطالبہ کیا تھا۔جس پر چند سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں۔رب ذوالجلال سے دعا کرتا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ اس سعی و کوشش کو تمام امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے (امین)

محترم مسلمان بھائیوں! اسلام تمام انسانیت کے لئے دنیا واخرت کی مشعل راہ ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسانوں کی دنیوی اور اخروی زندگی محفوظ پر امن ہو اور انسان دنیا وآخرت میں ضرر اور نقصان سے بچ سکے۔ اسلام فقط اخروی زندگی کا قائل نہیں ہے۔ جس طرح اخروی زندگی کا قائل ہے۔ اس طرح دنیوی زندگی کا بھی قائل ہے۔ اسلام نے دنیا وآخرت کی خوشنودی کے لئے کچھ اصول واحکام مرتب کئے ہیں۔ انسان دنیا وآخرت میں خوش وخرم صحت مند وتندرست ہو اور اس کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

اسلام چاہتا ہے۔ کہ انسان کی صحت، عزت، حواس ظاہری و باطنی، دل و دماغ اور فکر و عقل ہر وہ چیز جس کی انسانی زندگی کو ضرورت ہے صحیح وسالم ہو۔ اور انسان کسی کا محتاج نہ ہو۔ انسان کی صحت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسلام نے کچھ ایسی چیزوں کی نشاندہی کی جس سے صحت متاثر ہوتی ہے۔ اور نشاندہی کے ساتھ ساتھ اسلامی اصولوں کے تحت اس سے انسان کو منع کیا گیا۔ منجملہ ازیں منشیات ہیں یعنی ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو اور انسان کے عقل و دماغ پر پردہ ڈالتا ہو یا کوئی اور ضرر پہنچاتا ہو۔ بین الاقومی سطح پر اقوام عالم کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ منشیات بری چیز ہے۔ اور اس کا روک تھام کرنا چاہئے۔ اس وقت جس نشہ آور چیز نے دنیا میں شور وغل مچایا ہے وہ افیون ہے۔ اب یہاں مقصود افیون پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث کرنا ہے۔ متقدمین علماء کرام کے دور میں افیون کا مسئلہ چونکہ اتنے زور وشور سے نہیں ابھرا تھا۔ اور نہ اس سے ہیروئن وغیرہ جیسا تباہ کن مواد تیار ہوتا تھا۔ اور نہ اس کی تجارت اتنی عام تھی جتنا کہ اس دور میں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطباء وڈاکٹر حضرات افیون کو دوائی کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اس وجہ سے فقہاء کرام نے اس مسئلے کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی اس وقت اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تشخص واقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت کے اصول اور فقہاء کرام کے اقوال وآراء کے تحت دور حاضر کے مناسبت سے افیون کے مسئلے پر مندرجہ ذیل عنوانات سے کچھ تحریر قلم بند کی جاتی ہے۔

۲۔ افیون کی حقیقت اور حل وحرمت کا حکم:

افیون کی بحث میں تین چیزیں سامنے آتی ہیں۔ ایک افیون کا بیج، دوم افیون کا پودا، سوم افیون کی حقیقت (۱) افیون کے بیج کو خشخاش کہتے ہیں۔ یہ نشہ آور نہیں ہے اس کا استعمال جائز ہے۔ (۱) افیون کا پودا اس کو کوکنار کہتے ہیں۔ یہ پودا بھی فی نفسہ (بذات خود) کوئی قبیح چیز نہیں ہے۔ (۳) افیون یہ وہ چیز ہے۔ جو کوکنار کے ڈوڈا سے دودھ نکال کر خشک کیا جاتا ہے۔ اس منجمدہ خشک شدہ دودھ کو افیون کہتے ہیں۔ اور پوست بھی۔

یہاں **مقصود بالبحث** خشخاش اور کوکنار نہیں ہے۔ **بلکہ مقصود بالبحث** اس پودے کا رس ہے۔ جو فی نفسہ نشہ آور ہے۔ اور لوگ اس سے افیم یا افیون سے تعبیر کرتے ہیں۔ افیون عربی لفظ ہے۔ اور افیم عجمی لفظ ہے۔ چونکہ افیم ایک ایسا مادہ ہے۔ جو بغیر کسی چیز کے اختلاط اور بغیر پکانے کے نشہ آور ہے۔ اور جو فی نفسہ نشہ آور ہو وہ شریعت میں حرام وناجائز ہے۔ اب یہاں منشیات کی حرمت کے دلائل ذکر کرنے کے بعد خود بخود افیون کی حرمت کا مسئلہ واضح ہو جائیگا۔

۳۔افیون کی حرمت حدیث نبویؐ سے:

(۱) عن النعمابن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من الحنطة خمراو من الشعیر خمر او من الزبیب خمر او من التمر خمرا و من العسل خمرا و انا انھی عن کل مسکر(رواہ ابو داود)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گندم سے بھی شراب ہے ۔اور جو سے بھی شراب ہے اور خشک انگور سے بھی شراب ہے اور کھجور سے بھی شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔اور میں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺقال کل معکر خمر و کل مسکر حرام (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور شراب کے حکم میں ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۳) عن عائشہ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ ﷺ کل مسکرحرام (قال الترمذی حدیث حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(٤)عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن البنی ﷺ کل مخمر و کل مسکرحرام۔(رواہ ابو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ ہر وہ چیز جو عقل پر پردہ ڈالتا ہو اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ان مذکورہ احادیث مبارکہ میں قاعدہ کلیہ کے طور پر پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ نشہ آور چیز حرام ہے۔اس میں یہ فرق نہیں ہے۔کہ کھانے والا ہو یا پینے والا ہو یا اور کسی طریقے سے استعمال ہوتا ہو بلکہ مطلق حکم فرمایا کہ جو بھی چیز نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۴۔افیون کی حرمت فقہاء کرام کی نظر میں:

(۱) قال المحقق ابن القیم رحمہ اللہ فی کتا بہ زاد المعاد ۔ان الخمر ید خل فیھا کل مسکر ما ئعا کان او جامد اعصیراً او مطبو خا۔

حضرت ابن قیم اپنی کتاب زادالمعاد میں فرماتے ہیں۔کہ شراب کے حکم میں ہر نشہ آور چیز داخل ہے۔چاہے نرم ہو یا منجمد کچا ہو یا پکا۔

(۲)قال صاحب سبل السلام شرح بلوغ المرام انہ بحرم ما اسکرمن ای شیء وان لم یکن مشروبا کالحشیشة وقبا ئح خصالھا کثیرة وقدعدمنھا بعض العلماء مأة وعشرین مضرة دینیة و دنیویة و قبائح خصالھا مو جودة فی الافیون وفیہ زیادة مضار۔

صاحب سبل السلام فرماتے ہیں کہ جو بھی چیز نشہ دینے والی ہو وہ حرام ہے اگر چہ وہ شراب نہ ہو جیسا کہ حشیش اور حشیش کی برائیاں بہت ہیں بعض علماء نے ایک سو بیس تک دینی و دنیوی نقصانات بتائیں ہیں اور یہی نقصانات افیون میں بھی ہے بلکہ افیون کے نقصانات حشیش سے بھی زیادہ ہیں۔(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعة ٥ص ٣٤)

(۳) قال الشيخ عبدالرحمن الجزيريؒ وماقاله شيخ الاسلام ابن تيميه وتلميذه ابن القيمؒ وغيرهما من العلماء هو الحق الذى يسوق اليه الدليل وتطمئن به النفس واذقد تبين ان النصوص من الكتاب والسنة تتناول الحشيش فهى تتناول ايضاالافيون الذى بين العلماء انهااكثرضرراً ويترتيب عليه من المفاسد مايزيد على مفاسد الحشيش۔(الفقه على المذاهب الاربعة ج ٥/ص ٣٤)

شیخ عبدالرحمٰن الجزیریؒ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اوراس کے شاگردابن قیمؒ نے حشیش اورافیون کے بارے میں جوکچھ کہاہے کیونکہ قرآن وسنت کے نصوص سے حشیش کاحکم واضح ہواتویہ حشیش کاحکم افیون کوبھی شامل ہے کیونکہ افیون کے مفاسد حشیش سے زیادہ ہیں۔

(٤) قال العلامة ابن عابدینؒ ماأسكر كثيره فقليه حرام وعليه الفتوى كما يأتى (ردالمحتار ص ١٨٢/ج٣)

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہوتوقلیل مقدار بھی حرام ہےاوراسی پرفتوی ہے۔

(٥)قال العلامه الحصكفىؒ ونقل فى الا شربة عن الجوهرة حرمة اكل بنج وحشيشة وافيون لكن دون حرمة الخمر۔وقال العلامة ابن عابدينؒ وتقدم اول الطلاق عن تصحيح العلامة قاسم انه اذا اسكر من البنج والافيون يقع زجراً وعليه الفتوىٰ۔(ردالمحتارج ٣/ص ١٨١)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ جوھرۃ نامی کتاب میں بھنگ،حشیش اورافیون کا کھاناحرام قراردیاگیاہے۔اورعلامہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ بھنگ وافیون سے نشہ ہونے والے شخص کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔اوراس پرفتوی ہے۔

(٦)قال الحصكفىؒ فى كتاب الطلاق او سكر ان ولو بنبيذاو حشيش او افيون او بنج زجرابه يفتى تصحيح القدورىؒ وقال العلامة ابن عابدينؒ قوله ولوبنبيذاى سواء كان سكره من الخمراو الا شربةالاربعةالمحرمةاو غيرها من الا شربةالمتخذةمن الحبوب والعسل عند محمدؒ قال فى الفتح ويقوله يفتى لان السكرمن كل شراب محرم وفى البحر عن البزازية المختار فى زماننا الزام الحدو وقوع الطلاق (ردالمحتار ص ٠٦/ج٢)

علامہ حصکفی طلاق کے مسئلے میں فرماتے ہیں کہ مدہوش کی طلاق واقع ہوجاتی ہیں اگر مدہوش افیون یابھنگ سے ہواوراسی پرفتوی ہےاور علامہ عابدینؒ فرماتے ہیں کہ مدہوشی عام ہے کہ حرام شراب سے ہویااس شراب سے ہوجوحبوب (دانہ) اورشھد سے بنائی جاتی ہےاوریہ امام محمد کی رائے ہے۔اورفتح میں کہاہے کہ امام محمدؒ کے قول پرفتوی ہے۔کیونکہ نشہ ہرقسم چیز سے حرام ہے۔اوربحر میں لکھاہے کہ اس زمانے میں مختاریہ ہے کہ جس چیز سے بھی کوئی شخص مدہوش ہواتواس پرحد جاری ہوگااوراس کی طلاق واقع ہوگی۔

(٧)قال الحلبى "فى كتا ب الا شرية والكل حرام عند محمدؒ وبه يفتى وقال الحصكفى ويحرم اكل البنج والحشيشة والا فيون لكن دون حرمة الخمر" (مجمع الا نهر ص ٢٥٠/ج ٤)

علامہ ابراھیم حلبیؒ فرماتے ہیں۔کہ تمام مسکرشراب امام محمدؒ کے نزدیک حرام ہیں۔اوراسی پرفتوی ہے۔اورعلامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں۔کہ بھنگ،حشیش اورافیم کاکھاناحرام ہے۔

فقہاء کرام کی مندرجہ بالا عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی چیز نشہ آور ہو وہ شریعت میں حرام ہے اور اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اس میں شراب افیون بھنگ حشیش اور دیگر نشہ آور چیزیں چاہے گندم اور شہد سے ہو یا کسی اور چیز سے سب کا حکم یکساں ہے۔

۵۔ افیون کی خرید وفروخت کا حکم:

بعض لوگوں پر دنیا کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے وہ مال و دولت کی کمائی میں کسی چیز سے دریغ نہیں کرتے۔ جس راستے سے دولت حاصل ہوتی ہے۔ اس راستے کو اپناتے ہیں۔ یہ امتیاز نہیں کرتے کہ شریعت میں اس طریقہ سے کمائی کرنا حلال ہے یا حرام حالانکہ شریعت نے صحیح طریقے سے حلال کمائی کا حکم فرمایا ہے۔ بعض لوگ زیادہ مال آسان طریقے سے حاصل کرنے کیلئے شراب فروشی، بت فروشی، منشیات کی تجارت وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں تاکہ کم وقت میں زیادہ دولت آسان طریقے سے حاصل کریں۔ حالانکہ شریعت نے غلط طریقے سے حرام کمائی کے حصول سے منع فرمایا ہے۔ شراب فروشی، بت فروشی اور منشیات کی تجارت وخرید وفروخت سارے شریعت میں حرام ہیں اس وقت منشیات میں مہلک تجارتی چیز ہیروئن ہے اور ہیروئن کا اصل و بنیاد افیون ہے یہاں افیون کی تجارت کے حکم کی کچھ وضاحت کیجاتی ہے بعض علماء افیون کی تجارت کے جواز کے قائل ہیں جبکہ جمہور علماء حرمت پر فتوی دیتے ہیں۔

افیون چونکہ بذات خود نشہ آور ہے۔ اور ایک مہلک چیز ہیروئن کے لئے بنیاد ہے۔ اور اس کے بے شمار نقصانات ہیں۔ علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ نے لکھا ہے کہ افیون میں ایک سو بیس سے زیادہ دینی اور دنیوی نقصانات ہیں پہلے ذکر شدہ دلائل سے بھی افیون کی حرمت ثابت ہے۔ جب ایک چیز کی حرمت نصوص سے ثابت ہو اور اس کے نقصانات بھی لامحدود ہوں تو اس کی تجارت و کاروبار کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ یہاں چند دلائل افیون کے خرید وفروخت کے بارے میں نقل کرتے ہیں تاکہ افیون کی تجارت کا مسئلہ خوب واضح ہو جائے۔

فقہاء کرام کے نزدیک یہ مسلمہ مسئلہ ہیں کہ جس چیز سے انتفاع لینا حرام ہو اس کی تجارت بھی حرام ہے۔ اور جو چیز کسی حرام چیز کے لئے بنیاد بنتا ہو وہ چیز بھی حرام ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کا تعاون بھی گناہ ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ وتعاونو اعلی البروالتقوی ولا تعاونو اعلی الاثم والعدوان۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کیساتھ تعاون کرو اور گناہ ظلم میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو۔

(۲) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الذی حرم شربہا حرم بیعھا واکل ثمنھا۔ (الفقہ علی المذاھب االاربعۃ ص ۳۶/ج ۵)

پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جس ذات نے شراب وغیرہ مسکرات کا پینا حرام کیا ہے اس ذات نے اس کی خرید وفروخت اور اس کے پیسہ کو بھی حرام کیا ہے۔

(۳) قال علیہ السلام ان اللہ اذا حرم شیئا حرم ثمنہ (رواہ بن ابی شیبہ عن ابن عباس)

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کا پیسہ بھی حرام قرار دیتا ہے۔

(٤) قال العلامة الحصكفی ؒ والحاصل ان جوازالبیع یدورمع حل الانتفاع مجتبی واعتمده المصنف ؒ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتارص ١٢٥/ج ٤)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کے جواز وعدم جواز کا مدار نفع کے حل وحرمت پر ہے جس چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہو اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے اور جس چیز سے نفع حاصل کرنا حرام ہو اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے۔

(٥) قال فی شرح التنویر قلت وسئل ابن نجیم ؒ عن بیع الحشیشة هل یجوزفکتب لایجوز فیحمل علی ان مراده بعدم الجواز عدم الحل وقال ابن عابدین قوله وصح بیع غیر الخمر ای عنده خلافا فی البیع والضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع وعلی قولهما فی الضمان ثم ان البیع وان صح لکنه یکره کما فی الغایة (ردالمحتار ص ٣٢٣/ج ٥)

اور شرح تنویر میں ہے کہ علامہ ابن نجیمؒ سے حشیش کے خرید وفروخت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ جائز نہیں اور ابن عابدینؒ فرماتے ہیں کہ شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ پھر امام صاحب کے نزدیک اگر چہ بیع صحیح ہے لیکن مکروہ ہے۔

(٦) قال الحصکفی ؒ وجازبیع عصیر عنب ممن یعلم انه یتخذ خمر ا وقیل یکره لا عانة علی المعصیة ونقل المصنف ؒ عن السراج والمشکلات ان قوله ممن ای من کافر امابیعه من المسلم فیکره ومثله فی الجوهر ة والباقانی وغیر همازادالقهستانی مغزیا للخانیاة انه یکره بالاتفاق (ردالمحتارج ٥/ص ٢٧٧)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ انگور کا رس شراب بنانے والے مسلمان پر بیچنا مکروہ ہے کیونکہ یہ گناہ پر تعاون ہے اور گناہ پر تعاون جائز نہیں ہے۔

(٧) قال العلامة علاوالدین ؒ تحت قول الحلبی ؒ والانتفاع کالبیع فی الحکم قلت فیلحفظ هذا فانه مهم وقد منا انفا انه متی یکره لبس خاتم مثلا کره بیعه وصنعته انتهیٰ فتتعکس موجبة کلیة فتامله فانی لم اره و کتبت فی شرح التنویر ان ماقامت المعصیة بعینه بکره بیعه تحرما ۔ (الدرالمنتقی علی هامش المجمع ج ٤/ص ٢١٢)

علامہ علاؤالدین فرماتے ہیں کہ صاحبین نے فرمایا ہے کہ انتفاع اور بیع کا حکم ایک جیسا ہے یعنی جس چیز سے نفع لینا حرام ہو اس کی خرید وفروخت بھی حرام اور ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ جب انگوٹھی کا پہننا مکروہ ہو تو اس کا بیع وصناعت بھی مکروہ ہے اور میں نے شرح التنویر میں لکھا ہے کہ جس چیز کے ذات سے گناہ متعلق ہو اس کی خرید وفروخت مکروہ تحریمی ہے۔

(٨) قال الشیخ الزحیلی وقال الصاحبان لا یجوز بیعها والا یضمن متلقها لعدم کونها مالا متقوما لان المال المتقوم هو مایباح الا نتفاع به حقیقة وشرعا ۔ (الفقه الاسلامی ص ١٦٣/ج٦)

علامہ زحیلی فرماتے ہیں کہ صاحبین نے فرمایا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے۔ اور اس کے ہلاک کرنے والے پر مال متقوم نہ ہونے کی وجہ سے ضمان نہیں ہے۔ کیونکہ مال متقوم وہ ہے جس سے نفع حاصل کرنا جائز۔ اور یہ وہ ہے جس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔ مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حرام کا ارتکاب بھی گناہ ہے اور حرام کام کے لئے راہ ہموار کرنا بھی گناہ ہے اور جس چیز سے فائدہ

حاصل کرنا حرام ہو اس کی خرید وفروخت وتجارت بھی حرام ہے۔اب یہ بات قابل غور ہے کہ افیون کی خرید وفروخت اور تجارت کے مقاصد کیا ہیں ہر عقل مند ودانش مند جانتا ہے کہ اس وقت افیون کی تجارت صرف اور صرف ہیروئن تیار کرنے کے لئے ہے اور ہیروئن ایک مہلک ترین نشہ آور چیز ہے اور پہلے ذکر ہوا ہے کہ نشہ آور اشیاء کی اجازت شریعت نہیں دیتی ہے اور ہیروئن کے علاوہ بھی افیون نشہ آور ہے اور نشہ آور چیز استعمال کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے لہذا افیون کی خرید وفروخت وتجارت جائز نہیں ہے۔

۶۔افیون کی کاشت:

(۱) علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ لکھتے ہیں کہ علماء کرام کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ حشیش اور خشخاش کی کاشت حرام ہے کیونکہ اس سے نشہ آور اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔اور دلیل یہ حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔

عن ابن عباسؓ ان رسول اللهﷺ قال ان من حبس العنب ایام القطاف حتیٰ یبیعه لمن یتخذ ہ خمرافقد تقتحم فی النار

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔کہ جس شخص نے انگور کاٹتے وقت اس غرض سے ذخیرہ کیا کہ وہ شراب بنانے والے پر فروخت کریگا تو بے شک یہ شخص آگ میں داخل ہوگیا۔اس حدیث سے شراب بنانے والے پر انگور بیچنے اور اس کے لئے ذخیرہ کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے حالانکہ انگور بذات خود ایک حلال نعمت ہے پھر افیون کی کاشت ہیروئن بنانے کے لئے کیسے جائز ہوسکتا ہے حالانکہ افیون بذات خود حلال نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نشہ آور چیز ہے۔

(۲) مسلمان تو اس پر مامور ہے کہ وہ منکرات کا سد باب کریں اور افیون میں منکرات کے دروازے کھل جاتے ہیں حدیث میں ارشاد ہے کہ ضعیف ایمان والا مسلمان وہ ہے کہ برائی کو دل میں برائی سمجھے پھر جو مسلمان برائی کو برا سمجھنے کی بجائے برائی کی راہ ہموار کرتا ہے اس کے ایمان کا کیا حال ہوگا۔

(۳) فقہاء کرام نے ایک قاعدہ لکھا ہے وہ یہ ہے ''الامور بمقاصد ھا'' اشیاء میں مقاصد کو دیکھا جائے گا۔یعنی جس چیز سے جو مقصد حاصل ہوتا ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا اگر حاصل شدہ مقاصد حرام ہوں تو یہ چیز بھی حرام میں شمار ہوگی۔اور اگر حاصل شدہ مقاصد جائز ہوں تو یہ چیز بھی جائز شمار ہوگی۔

(۴) فقہاء کرام نے ایک اور قاعدہ بھی مرتب کیا ہے وہ یہ ہے مقدمة الواجب واجب ومقدمة الحرام حرام۔

واجب فعل کا واسطہ واجب اور حرام فعل کا واسطہ حرام، مثال کے طور پر جس شخص پر نماز فرض ہے تو اس پر وضوء بھی فرض ہے اور جس شخص پر نماز فرض نہیں اس پر وضوء بھی فرض نہیں اور زناء حرام ہے تو زنا کے دواعی ہاتھ لگانا دیکھنا چومنا وغیرہ بھی حرام ہیں اور اپنی بیوی سے ہم بستری حلال ہے تو اس کے دواعی بھی حلال ہیں۔

ان قواعد سے یہ بات صاف واضح ہوتی ہے۔کہ افیون کی کاشت جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کاشت وتجارت کے آخری مقاصد ہیروئن ہی

ہے اگر افیون کی کاشت نہ کی جائے تو ہیروئن جیسے مفسد چیز کا مادہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

(۵) فقہاء کرام نے ایک اور قاعدہ بھی ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کے حل و حرمت میں اشتباہ ہو تو حرمت ہی راجح ہے یعنی شئی مشتبہ کو حرام میں شمار کیا جائے گا۔ اس قاعدہ سے بھی افیون کی کاشت کاری کی حرمت کی تائید ہوتی ہے۔

۷۔ افیون میں زکوٰۃ کا حکم:

زکوٰۃ ایک عبادت مالی ہے اور عبادت مالی میں دو باتیں ضرور ہیں (۱) کہ مال حلال اور پاک ہو اگر مال حلال اور پاک نہ ہو تو زکوٰۃ صدقہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول نہیں ہے۔

پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔ ان الله طیب لایقبل الاطبیا و ان الله تعالیٰ امر المؤمنین بماامر به المرسلین فقال تعالیٰ یایها الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا (رواه مسلم)

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک صدقات قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو وہی حکم دیا ہے جو کہ پیغمبروں کو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو! پاک کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے حرام کا صدقہ قبول نہیں کرتے۔

(۲) فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ زکوٰۃ صدقہ اور خرید و فروخت وغیرہ اس مال و دولت سے جائز ہے جو شرعا قابل قیمت ہو۔ پھر قابل قیمت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قابل قیمت مال وہ ہے جس سے شرعا فائدہ اٹھانا جائز ہو اور جس چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہ ہو وہ شرعا قابل قیمت نہیں ہے۔

۸۔ دیکھئے فقہاء کرام کے فرمودات:

(۱) علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں۔ ''وبطل بیع مال غیر متقوم کخمر وخنزیر فان المال المتقوم هو المال المباح الانتفاع به شرعاً (ردالمحتار ص ۱۱۳/ج ٤)

(۲) علامہ خالد اتاسیؒ فرماتے ہیں۔ یعنی ان المال المتقوم ماخود فی مفهومه کلاالمعنیین فیعرف بانه المال المحرز الذی یمکن ادخاره مع اباحة الانتفاع به شرعاو مایتمول بلااباحة انتفاع لایکون منقوما کالخمر (شرح المجله ماده ۱۲۷/ص ۱۸/ج ۲)

(۳) شیخ وھبۃ الزحیلی فرماتے ہے۔ المال المتقوم کل ماکان محرزا بالفعل و اباح الشرع الانتفاع به وغیر المتقوم مالم یحرز بالفعل اوما لایباح الانتفاع به شرعا الا فی حالة الا ضطرار (الفقه الاسلامی ص ٤٤/ج ٤)

وقال فی مقام آخر وقال الصاحبان لا یجوز بیعها اصلاو لا یضمن متلفها لعدم کونها مالاً متقو مالان المال المتقوم هو مایباح الانتفاع به حقیقة وشرعا وهی لا یباح الا نتفاع بها۔(الفقه الاسلامی ص ۱۶۳/ج ٦)

(۴) علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ مال متقوم سے ادا ہوتی ہے۔ اور مال غیر متقوم سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔ علامہ لکھتے ہے۔

"قال فی الکشف الکبیر فی بحث القدرة المیسرة الزکاة سنه لاتتادی الابتملیك عین متقومة حتیٰ لواسکن الفقیر داره سنة بنیة الزکاة لا یجزیه لان المنفعة لیست بمتقومة"۔ (البحرالرائق ج ۲/ص ۲۰۱ کتاب الزکاة)

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ حلال اور متقوم مال میں زکوٰۃ وصدقہ واجب ہوتے ہیں۔ جو مال شرعاً حلال اور متقوم نہ ہو اس سے زکوٰۃ وصدقہ ادا نہیں ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ مسئلہ واضح ہو چکا ہے کہ افیون مسکر ہے اور مسکر کی آمدنی حلال نہیں ہے جب حلال نہ ہو تو پھر اس میں کیسے زکوٰۃ وعشر واجب ہوتی ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ وعشر ادا ہونے کے لئے حلال اور متقوم مال ہونا ضروری ہے افیون کی زکوٰۃ کا مسئلہ مجتہدین احناف کے حوالے سے کہیں نظر سے نہیں گزرا تاہم مضمون میں ذکر شدہ دلائل عدم وجوب کی تائید کرتے ہیں۔

۹۔ افیون کی تجارت اور زکوٰۃ کے مجوزین حضرات کی اراء پر ایک نظر:

بعض فتاویٰ میں افیون کی خرید وفروخت کو جائز کہا گیا ہے۔ اور افیون میں زکوٰۃ کو بھی واجب کہا ہے۔ یہاں ان میں سے بعض فتاویٰ کی عبارات کو نقل کرتے ہیں۔ پھر قارئین حضرات سوچ لیں کہ مجوزین کے دلائل کیا ہیں۔ اور ان کے اقوال راجح ہے یا مرجوح۔

(۱) درمختار کی عبارت "وصح بیع غیر الخمر مما مرومفاده صحة بیع الحشیشة والافیون" اس عبارت میں صاف لکھا ہے کہ حشیش اور افیون کی خرید وفروخت درست ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے "وسئل ابن نجیم غن بیع الحشیشة هل یجوز فکتب لایجوز" حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ ابن نجیمؒ سے کسی نے حشیش کی تجارت کے بارے میں پوچھا گیا حشیش کی تجارت جائز ہے تو ابن نجیمؒ نے جواب میں لکھا کہ جائز نہیں علامہ ابن عابدینؒ اس عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں کہ خمر کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء کی بیع اتفاقی مسئلہ نہیں فقط امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک تمام مسکرات کی بیع جائز نہیں ہے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے نزدیک حشیش وغیرہ کی بیع کا جواز کراہت کے ساتھ ہے مطلقاً نہیں ہے لکھتے ہیں۔

"قوله وصح بیع غیر الخمر ای عنده خلا فا لهما فی البیع والضمان لکن الفتویٰ علی قوله فی البیع وعلی قولهما فی الضمان ثم ان البیع وان صح لکنه یکره کما فی الغایة"۔ (ردالمحتار ج ۵/ص ۳۲۳)

حل اور حرمت کے مسائل میں جب کراہت ذکر کیا جائے تو متبادل اس سے کراہت تحریمی ہوتی ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ جس زمانے میں فقہاء کرام افیون کے جواز اور عدم جواز پر بحث کرتے تھے تو اس زمانے میں افیون فقط دوا کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ جبکہ اس دور میں ہیروئن کے لئے خرید وفروخت کی جاتی ہے لہٰذا اس دور کے افیون کی خرید وفروخت کا قیاس اس دور پر قیاس مع الفارق ہے۔

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۱۷۸/ج ۶) میں لکھا ہے۔

سوال:۔ افیون مال متقوم ہے اور اس میں عشر واجب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس صورت میں صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ افیون مال متقوم ہے اور اس میں عشر واجب ہے اس عبارت میں افیون مال متقوم میں شمار کیا گیا ہے اگر متقوم سے مراد یہ ہو کہ عرفاً متقوم ہے یعنی لوگوں کی نظر میں قابل قیمت چیز ہے پھر تو درست ہے اور اگر متقوم سے مراد یہ ہو کہ شرعاً متقوم ہے تو یہ قابل غور ہے کیونکہ افیون نشہ آور چیز ہے اور نشہ آور شریعت میں مال متقوم نہیں ہے یا جواب اس پر مبنی ہے کہ اس وقت افیون دوائی کے لئے خریدا جاتا تھا اور دوائی کے لئے خریدنا مرخص ہے اس کے علاوہ یہ جواب کسی شرعی دلیل یا کسی مجتہد کے قول سے مزین نہیں ہے اور مسکرات کو مال متقوم میں شمار کرنے کے لئے دلیل شرعی کی ضرورت ہے۔

(۳) احسن الفتاوی (ص۴۹۴/ج۶) میں واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ افیون کی خرید وفروخت دوائی کے لئے جائز ہے دوائی کے علاوہ افیون کی خرید وفروخت مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) خیر الفتاویٰ (ص۴۹۴/ج۳) میں (افیون اور تمباکو کی پیداوار میں عشر کا حکم) کے عنوان سے افیون میں عشر کو واجب کیا ہے انہوں نے مسئلہ کا بنیاد یہ رکھا ہے کہ افیون کاشت کے مقاصد میں شمار ہے تو اس میں نہیں اور مقاصد میں زکوٰۃ واجب ہوئی ہے لیکن انہوں نے یہ بحث نہیں کی ہے کہ افیون کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں اور افیون نشہ آور ہے یا نہیں اگر ہر جگہ مقاصد میں زکوٰۃ واجب ہے پھر تو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ شراب کی تجارت میں بھی زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ وہ تاجر کے مقاصد میں شمار ہے یاد رکھئے کہ عشر وزکوٰۃ حلال مال میں واجب ہوتی ہے حرام میں نہیں۔

(۵) کفایت المفتی (ص۱۱۵/ج۹) میں افیون چرس بھنگ کی تجارت کو مباح قرار دیا ہے لیکن اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان چیزوں کا استعمال چونکہ دواء میں ہوتا ہے اس وجہ سے اس کی تجارت جائز ہے اس وجہ سے تجارت جائز نہیں ہے کہ اس سے ہیروئن جیسے زہریلا مواد تیار کیا جاتا ہے۔ بات تو یہی ہے کہ پہلے زمانے میں استعمال دوائی تک محدود تھا تو فقہاء کرام جواز کے قائل تھے اگر گزشتہ زمانے میں افیون سے ہیروئن جیسا زہریلا مواد تیار ہوتا تھا۔ تو شائد فقہاء کرام بالکل اجازت نہ دیتے۔

(کفایت المفتی کی عبارت ملاحظہ کیجئے) کسی حدیث کا یا کسی مجتہد کی قول کا سہارا نہیں لیا ہے فقط مفتی کفایت اللہ صاحب کی رائے ہے لکھتے ہیں "افیون چرس بھنگ کی کوکین یہ تمام چیزیں پاک ہیں۔ اور ان کا دوائی میں خارجی استعمال جائز ہے۔ نشہ کی غرض سے ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ مگر ان سب کی؛ تجارت بوجہ فی الجملہ مباح الاستعمال ہونے کے مباح ہے تجارت تو شراب اور خنزیر کی حرام ہے کہ ان کا استعمال خارجی بھی ناجائز ہے مفتی صاحب نے کوئی حوالہ پیش نہیں لیا ہے۔

(۶) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاوی (ص۶۰/ج۲)
میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ افیون کی زکوٰۃ میں افیون کی بجائے قیمت بھی دیدینا جائز ہے اس عبارت سے افیون کی تجارت زراعت اور زکوٰۃ سب جائز معلوم ہوتے ہیں اس عبارت میں حضرت تھانویؒ نے کسی حدیث یا مجتہد کے قول کا حوالہ نہیں دیا ہے

اور نہ اس کے دور میں افیون سے ہیروئن تیار کی جاتی تھی فکر کی بات تو یہ ہے کہ افیون کا مسکر ہونا کسی سے مخفی نہیں ہے پھر بھی بعض علماء نے نرمی کی ہے شائد ان کی نظر اس وقت دوائی پر تھی ہیروئن پر نہیں تھی اور ضرورت کے وقت مسکر چیز دوائی کے طور پر استعمال کرنا بقدر ضرورت مرخص ہے۔

(۷) دار العلوم حقانیہ کا فتوی۔

فتاوی حقانیہ (ص ۴۳۵/ج ۶) میں افیون کی کاشت خرید و فروخت کو ناجائز قرار دیا ہے اس میں (افیون کی کاشت کا حکم) کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

سوال:۔ افیون کی کاشت کا شرعی نکتہ نظر سے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ افیون ایک ایسی چیز ہے جس سے عصر حاضر میں خطرناک اور مہلک ترین منشیات (یعنی ہیروئن) تیار کی جاتی ہے جس سے پوری دنیا تباہی اور بربادی کے لپیٹ میں ہے اور اس کے مضر محض ہونے پر اقوام عالم متفق ہیں اس لئے اس کی کاشت اور خرید و فروخت کے جواز کے کوئی خاص دلائل نہیں پائے جاتے بلکہ عام اقوال اس کی حرمت کے مؤید ہیں تاہم اگر افیون کا استعمال دوائی تک محدود ہو یا تخم افیون (خشخاش) حاصل کرنا مقصود ہو تو پھر ان ضرورت کے مطابق محدود پیمانے پر اس کی کاشت کی گنجائش پائی جاتی ہے لیکن معاشرہ میں یہ نیت بہت کم پائی جاتی ہے عبارت مذکورہ میں تو مسئلہ واضح ہے لیکن یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ فتاوی حقانیہ (ص ۵۰۹/ج ۴) میں افیون کا کاروبار درست اور اس میں زکوۃ واجب قرار دیا ہے عبارت کی عنوان یہ ہے۔ (افیون کے کاروبار پر زکوۃ کا حکم) ملاحظہ کیجئے۔

سوال:۔ ایک شخص افیون کا کاروبار کرتا ہے تو کیا اس کے مال پر زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ہر چیز جس کا خارج میں استعمال ہوتا ہو تو اس کے کاروبار میں کوئی شرعی قباحت نہیں اس لئے افیون کا کاروبار درست ہے اور اس کی مالیت میں زکوۃ بھی واجب ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی اور کاروبار مل جائے تو اس کو ترک کردے۔ "لما قال الحصکفی وصح بیع الخمر مما مرومفاد صحة بیع الحشیشة والا فیون قال العلامة ابن عابدین تحت قوله وصح بیع غیر الخمرای عنده خلافا لهما فی البیع و الضمان لکن الفتوىٰ علی قوله فی البیع وعلی قولهمافی الضمان" (ردالمحتار ص ۳۲۳/ج ۵)

فتاوی حقانیہ (ص ۵۰۹/ج ۴ کے جواب میں چند خدشات ہیں۔

نمبر (۱)۔ یہ جواب ص ۴۳۵/ج ۶ سے متعارض ہے۔

نمبر (۲)۔ اس جواب میں جو قاعدہ ذکر ہوا ہے یہ قاعدہ ناقص ہے۔ اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کا استعمال خارج میں شرعاً جائز ہو تو اس کے کاروبار میں شرعاً قباحت نہیں ہے اور جس چیز کا استعمال شرعاً جائز نہ ہو تو اس کا کاروبار بھی شرعاً جائز نہیں ہے جیسا کہ شراب کا استعمال ناجائز

ہے تو اس کی تجارت بھی ناجائز ہے چنانچہ یہ مسئلہ پہلے گزر چکا ہے اور افیون کا خارجی استعمال ہر وقت جائز نہیں ہے اگر جائز ہو تو فقط دوائی تک محدود ہوگا۔

نمبر (۳) زکوٰۃ اس مال میں واجب ہوتا ہے جو شرعاً حلال ہو اور افیون نشہ آور چیز ہے یہ شرعاً ہے اور حرام مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتا ہے چنانچہ یہ مسئلہ بھی پہلے گزر چکا ہے۔

نمبر (۴):۔ سوال زکوٰۃ کے بارے میں ہوا ہے اور جواب میں حوالہ جو دیا گیا ہے وہ بیع وشراء کا ہے زکوٰۃ کا نہیں یہاں زکوٰۃ کا حوالہ دینا چاہئے تھا۔

نمبر (۵):۔ اس حوالہ میں لکھا ہے کہ صاحبینؒ کے نزدیک اگر کسی نے کسی کا افیون تلف کیا تو اس پر ضمان نہیں ہے اور صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے۔ صاحبینؒ کے نزدیک یہ مال غیر متقوم ہے اور مال غیر متقوم میں نہ تاوان آتا ہے اور نہ زکوٰۃ۔

۱۰۔ مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے:

اگر چہ بعض کتابوں میں افیون کے مسئلے میں نرمی پائی جاتی ہے۔ لیکن امام محمدؒ کے نزدیک شراب کی طرح تمام مسکرات حرام ہیں چاہے شہد اور پھلوں سے کیوں نہ ہو۔ علامہ شامی نے دس کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ افیون حرام کے زمرے میں شمار کیا جائے کیونکہ افیون بذات خود مسکر چیز ہے اس کے مسکر میں کسی تبدیل وتغیر کی ضرورت نہیں ہے۔

علامہ شامیؒ کی عبارت ملاحظہ کیجئے۔" قال فی شرح التنویر (وحرمها محمد) الا شربة المتخذة من العسل والتين ونحوهما قال المصنف (مطلقا) قليلها و كثيرها وبه يفتى ذكره الزيلعي وغيره وقال ابن عابدين قوله وغيره كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستاني والعينى حيث قالو الفتوى فى زمانتابقول محمدؒ لغلبة الفساد وعلل بعضهم لقوله لان الفساق يجتمعون على هذه الاشربة ويقصدون اللهو والسكر بشربها اقول الظاهران مرادهم التحريم مطلقا وسدالباب بالكلية" (ردالمحتار ج ۵ /ص ۳۲۳) علامہ شامیؒ ۱۲۰۰ھ کی بات کررہے ہیں جبکہ اس دور میں فساد بدرجہ زیادہ ہے۔

۱۱۔ افیون کا دوائی میں استعمال:

اگر کوئی صاحب یہ کہے کہ افیون تو دوائی میں استعمال ہوتا ہے پھر تو اس کی خرید وفروخت جائز ہونا چاہئے۔ جناب یہ بات تو درست ہے کہ ضرورت کے وقت نشہ آور چیز دوائی کے لئے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے اور دوائی کی خاطر خریدنا بھی مرخص ہے لیکن دوائی کے جواز سے ہیروئن کے لئے جواز ثابت نہیں ہوتا فقہاء کرام نے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ جو چیز حرام ہو اور ضرورت کی وجہ سے اس کی اجازت مل گئی تو یہ اجازت ضرورت تک محدود ہوگی۔ ضرورت سے زیادہ کبھی بھی جائز نہیں ہوگی اور اگر افیون کی خرید وفروخت کو دوائی

کے استعمال کے بنیاد پر عام اجازت دی جائے پھر تو ایک صاحب یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ شراب کی خرید وفروخت بھی جائز ہے کیونکہ بعض اوقات دوائی کے لئے فقہاء کرام نے شراب کی بھی اجازت دی ہے حالانکہ شراب کی خرید وفروخت ناجائز اور اس میں زکوٰۃ غیر واجب ہے۔ فقہاء کرام نے شہد سے تیار شدہ نشہ آور شربت پر حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور اس کو شراب میں شمار کیا ہے پھر افیون کی کیا وجہ ہے کہ یہ حرام نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے شہد کے اوصاف بیان کئے ہیں لیکن جب نشہ آور ہو پھر حرام ہے اور افیون کے استعمال کا جواز کسی بھی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں ہے پھر باوجود نشہ اس کا جواز ثابت کرنا لمحہ فکریہ ہے۔

۱۲۔ افیون کے نقصانات:

یہاں مزید نقصانات بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ فقط یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ افیون سے ہیروئن جیسے مہلک چیز تیار کی جاتی ہے جس نے زیادہ تباہی مسلمانوں میں پھیلادی ہے زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں پشاور جیسے مسلمانوں کے شہر میں نظر ڈالیں تو آپ کو بے شمار ایسے لوگ نظر آئیں گے جو اپنے ماں باپ اپنی بیوں بچوں سے بے پرواہ ہیں ان کے بدن پر میلے گرد آلود کپڑے بے نماز روزہ خور حرام خوری کے شکار ماں باپ سے بیوی بچوں سے چوری کرنے میں مبتلا سڑکوں اور راستوں میں برہنہ عورت پڑے ہوئے سوال اور گداگری میں مصروف۔

یہ مسلمان اتنا ذلیل کیوں ہوا۔ کیا اس کا گھر ماں باپ بیوی بچے نہیں ان کے بچوں کا ذریعہ معاش کیا ہے ان کی بیوی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے ان کے علاوہ والدین کا دل دردمند نہیں ہے۔

جناب عالی! یہ ساری کارستانی ہیروئن اور چرس کی ہی ہے اتنی ذلت اور رسوائی برداشت کرنے کی وجہ ہیروئن ہی ہے یہ حضرات چرس اور ہیروئن کے عادی بن گئے ہیں تو ان کا دنیا میں یہ حال ہے اللہ ہی جانتا ہے کہ آخرت میں ان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ اور ہیروئن کہیں آسمان سے بارش کی طرح نازل نہیں ہوتی بلکہ افیون ہی سے تیار کی جاتی ہے اگر آپ مسلمانوں کی اس تباہی پر خوش ہیں تو بے شک افیون ہیروئن کا کاروبار جائز سمجھ کر کرتے رہو۔ اور اگر آپ کے دل میں خدا کا خوف اور مسلمان پر رحم ہے تو اس قسم کے مہلک ترین چیز کی تجارت وکاشت کاری سے خود بھی پرہیز کریں اور دوسروں کو بھی منع کریں۔

شریعت میں بہت سے ایسے اشیاء ہیں جو مباح اور جائز کے درجہ میں ہے لیکن جب وہ مباح چیز کسی حرام کا ذریعہ بن جائے تو شریعت اس مباح چیز کو حرام قرار دیتا ہے فقہاء کرام اس قسم کے مسائل کے سدا الذرائع سے تعبیر کرتے ہیں اور اصولیین قبیح لغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ کہے کہ ہیروئن ہم کفار کے لئے بھیجتے ہیں تو یہ بات درست نہیں اور اگر درست بھی ہو پھر جو مسلمان ہیروئن سے تباہ ہوئے تو قیامت کے دن اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچائیں۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین.